سوال نمبر 2

سفارت کاری مدبرانہ سیاست کا اہم حصہ ہے؟ تفصیل سے بتائیں کہ حضورؐ کی زندگی سفارت کاروں کیلئے بہترین نمونہ ہے؟

تعارف

سفیر اور خارجی پالیسی سے مراد ریاست اور حکومت ہے۔ ان کا بنیادی مقصد دو ریاستوں کے درمیان ایک تعلق قائم کرنا اور متذکرہ اصول اور قوانین کی پاسداری کرنا ہے۔ اسلام میں سفیر کا کام اللہ کے دین کا غلبہ الٰہی حاکمیت کو قائم کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں حضورؐ کی زندگی بطور سفیر ہمارے لیے ایک کامل نمونہ ہے۔ اس دنیا میں کوئی بھی ایسا پہلو نہیں جس میں حضورؐ نے ہمیں تعلیمات نہ دی ہوں۔ آپؐ کی زندگی مجسم قرآن تھی۔ ایک معروف کتاب The 100 میں مائیکل ہارٹ نے حضورؐ کو ایک بہترین انسان کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضورؐ نے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی معاملات میں حضورؐ نے تمام انسانیت کی رہنمائی کی ہے۔ رسولؐ کی سفارت کاری اور خارجہ پالیسی جو کہ ڈاکٹر حسین بانو کی تحریر ہے اس میں حضورؐ کی سفارت کاری اور خارجہ پالیسی کی خصوصیات کو بہترین طریقے سے بیان کرتے ہوئے ایک عملی نمونے کی طرح پیش کیا ہے۔ آپؐ کی زندگی میں نبوت سے پہلے بعد نبوت کے بعد اور ہجرت کے دوران بطور سفیر کی خدمات انجام دیں ہیں کیوں کہ سفارت کو مدبرانہ سیاست کا اہم حصہ بیان کرتی ہے جس اگر کسی کو اسلام کی دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس صورت میں بھی اس ملک کے ساتھ coexist کرنے کیلئے سفارتی تعلقات قائم استوار کرنا بہت ضروری ہے اور ان تعلقات میں سفیر بطور Bridge کے کام سرانجام دیتا ہے جیسے حضورؐ نے کیا۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب)

تمہارے لئے حضورؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے

سفارت کاری مدبرانہ ریاست کا اہم حصہ

سفارت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ س۔ف۔ر ہے
یہ لفظ **سفر سے** مشتق ہے۔ اس کا فعل باب **نصر ینصر**
اور **ضرب یضرب ہے** جس کے معنی ہیں سفر کیلئے نکلنا، صاف
کرنا، روشن کرنا، نقاب ہٹانا ہے
اس سے مراد ہے **دو قوموں کے مابین صلح کرنا**۔ یوں
انگریزی زبان میں "سفیر" کو Ambassador اور سفارت
کو Diplomacy کہتے ہیں۔ آج کے Multipolar دنیا میں جس
میں کسی بھی ملک کی بقا Isolation میں نہیں ہو سکتی
ہے۔ یوں اس کو دوسرے ممالک کے ساتھ بہترین تعلقات
استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ان تعلقات کی بنیادی جز معاشی
معاشرتی اور تجارتی راہ ہموار کرتا ہے اس مقصد کیلئے سفارت
ریاست کا اہم جز ہے۔

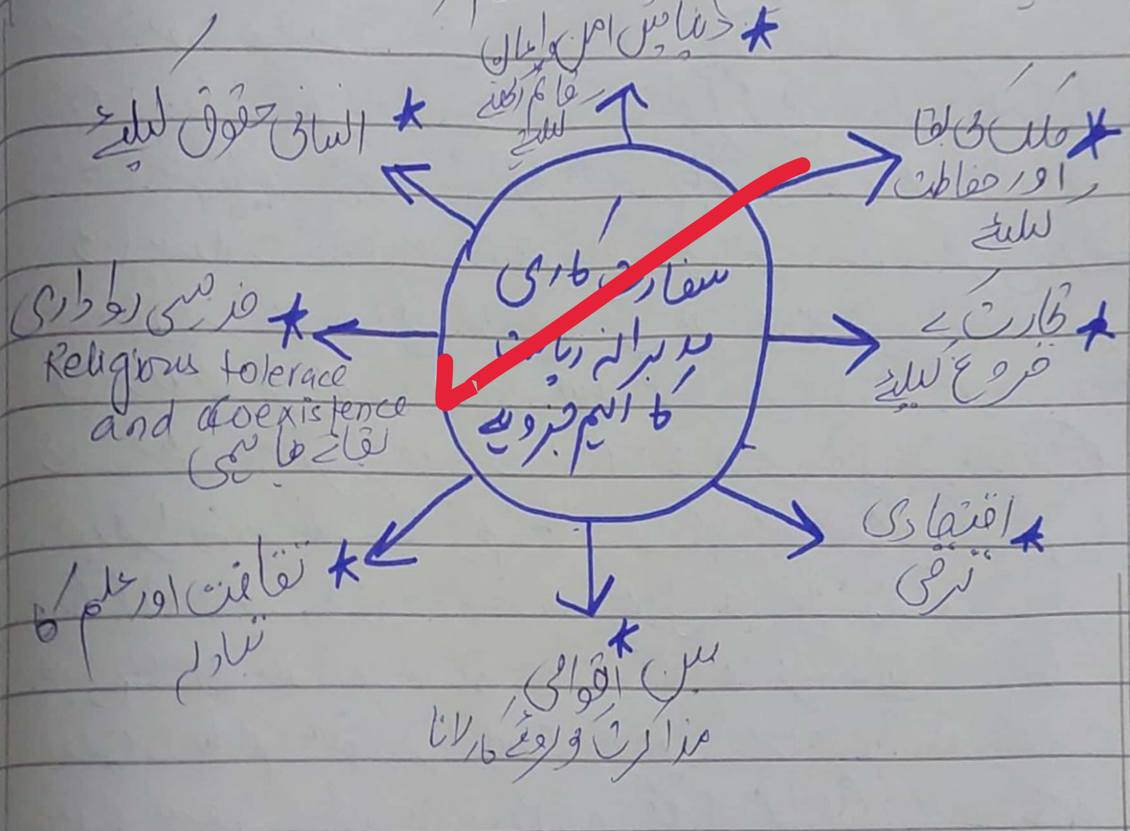

سفیر کی خوبیاں

1. فصیح زبان
2. معاشی اور معاشرتی حالات پر نظم
3. ذہین و فطین
4. جغرافیائی علم
5. افہام و تفہیم سے امن کا معاہدہ کرتا ہو
6. حسن سلوک
7. صادق امین وعدے کی پاسداری کرنے والا
8. فوجی انتظام کا جائزہ لینے کی خصوصی اہلیت
9. معاملہ فہم
10. ہم درد اور نرم مزاج
11. حاضر جواب

حضورؐ کی زندگی بطور سفیر

حضورؐ کی زندگی کے دو حصے میں سفیر کی خدمات سرانجام دیتے رہے

(i) اللہ کا سفیر (ii) ریاست کا سفیر

خطبہ حجۃ الوداع:

حضورؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں عوام سے مخاطب ہو کر تین بار یہ سوال کیا۔ کہ میں نے تم تک خدا کا پیغام نہیں پہنچایا جس پر لوگوں نے "ہاں میں" جواب دیا یوں آپؐ کی پوری زندگی بطور خدا کے سفیر گزری یہ آپؐ کی زندگی میں سفیر کی ایک اہم خوبی ہے وہ اللہ کا سفیر تھا اور ریاست کا سفیر۔ مدینہ میں آپؐ نے رحم دلی، حسن سلوک اور

اور معاملہ فہمی سے لوگوں کو دین کی طرف مائل کیا

تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق
بہتر ہیں (الحدیث)

ہمدردی، رحم دلی اور نرمی کے بارے میں قرآن مجید
میں حکم ہے

(لا یرحم ولا یرحم) (القرآن)

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

تمام مسلمانوں کو اللہ کے دین کو پھیلانے اور رحم دل، اور حسن
سلوک کا درس دیا

حلف فضول (مدد کی یا مدد کرنے والا اور حاضر جواب)

زمانہ جاہلیت میں لوگ حرمت والے مہینوں میں
جنگ کرتے تھے۔ اس دور میں نبوت سے پہلے آپؐ نے حرب
حجاز کے خاتمے کے لیے حلف فضول کیا اور آپؐ نے فرمایا کہ
اگر اس کے عوض مجھے سرخ اونٹ میں دیا جاتا تو میں ناپسند
کرتا۔

ہجرت حبشہ (فصیح اللسان، جعفر طیار، جعفر افیائی علم معاشی اور معاشرتی حالات کا جائزہ)

آپؐ نے مسلمانوں کو ہجرت حبشہ کی تلقین کی کیونکہ
مشرکین مسلمانوں کی زندگی کا دائرہ تنگ کر رکھا تھا۔ لوں آپؐ
نے حبشہ کے بادشاہ کو خط لکھا کہ مسلمانوں کو امن اور حفظ
کے ساتھ پناہ دی جائے

بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانی

بیعت عقبہ میں آپ نے لوگوں کو convince کیا اس نے
بیعت کی اور دوسری بیعت میں آپؐ نے حضرت مصعب

عمل اور حضرت عبداللہ ام مکتوم کو واپس مدینہ بھیج کر ایک مثال قائم کر دی۔ اور ان لوگوں کو اپنی صلاحیت سے جیت لیا۔

آپ کا ارشاد ہے کہ

وہ ہم میں سے نہیں جو وعدہ خلافی کرے

(الحدیث)

مدینہ میں ہجرت اور سفارت کاری

مدینہ میں ہجرت کے بعد آپ نے غلامی کی زنجیروں کا خاتمہ کیا اور دلوں کو ملانے بطور اللہ کا سفیر ہو لوگوں کے سفیر کے طور پر آپ نے عملی مثال قائم۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو

(i) آپ مرکزی کا مرکز محفوظ ہوئی مسلمانوں کے لئے

(ii) اسلام کی اشاعت تیز ہوئی (iii) مسلمان متحد اور مضبوط ہو

(iv) ایک امن والا شہر قائم ہو گیا (v) لوگوں کو ان کے حقوق ملنے لگے۔

(vi) منفرد اور جداگانہ ریاست کا وجود ہوا۔

صلح حدیبیہ (vii) نئے اسلام اقدامات لاگو ہوئے

میثاق مدینہ

میثاق مدینہ ایک اہم اہمیت کا حامل ہے اسلامی تاریخ میں۔ میثاق کے مدینہ کے مالک مدینہ میں ایک معاہدہ ہوا کہ انصار جو مدینہ کے مقیم لوگ تھے اور مہاجرین آپس میں بھائی بھائی بن گئے

مختلف قبائل جو بار بار چھوٹی چھوٹی باتوں پر جنگ کرتے تھے آپ کے بطور سفیر ایک جگہ متحد ہو گئے۔ اور یوں وہ ایک امن والا شہر بن۔ یوں ایک مثال قائم ہوئی کہ شہر کو امن کا گہوارہ بنا ہونا چاہئے

واللہ لا یحب الفساد (القرآن)

اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا

صلح حدیبیہ

صلح حدیبیہ کا تجزیہ کیا جائے تو اسے الفتح تا ۔ع ساتھ فتح کہا جاتا ہے اور اس میں ظاہری طور پر قریش کو زیادہ فائدے ہوتے نظر آرہے تھے کہ لیکن یہ long run میں مسلمانوں کو بہت فائدہ مند ثابت ہوا۔

بادشاہوں کو خطوط

آپ ﷺ نے بطور سفارت کار بہت سارے بادشاہوں کو خط لکھے جو اس بات کا ضامن ہے کہ سفیر ہمیشہ لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے کی کوشش میں رہتا ہے تاکہ امن کا بول بالا ہو اور اسی طرح آپ ﷺ ایک جاندار تحریر بھی بناتے کہ خطوط ایک طرح سے تحریری ثبوت کے طور پر محفوظ ہیں۔

08/20

سفارت کاروں کے حقوق۔

آپ ﷺ نے سفارت کاروں کے حقوق بھی بیان کیے۔

← ان کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے

← کسی سفیر کو کوئی اذیت نہ دی جائے گی

← سفیر کے قیام و طعام کا انتظام ریاست کی ذمہ داری ہے

← سفیر کو خود موصول اور روانہ کرتے تھے۔

← آپ ﷺ سفیروں کو تحائف بھی دیتے تھے

← سفیر کو معاملے اور ہر معاملے رائج کردہ قوانین کی پاسداری لازمی ہوگی۔

short ans. add more arguments.

a 20 marks ans should have around 15 subheadings.

ماحصل:

آپ ﷺ بطور سفیر ایک عملی نمونہ ہیں۔ آپ ﷺ نے کئی مثالیں قائم ہیں۔ امن و سلامتی کو اہم رکھی، وعدہ کو پورا کرنے رحم دلی، صبر و تحمل کی، صلح اللسانی اور معافی اور ... حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے ... کے بجائے قانون کے مطابق فیصلے

improve the references and the paper presentation part.